101590 - اپنى بجائے والدين كو حج كرانا

سوال

ايسے شخص كے بارہ ميں كيا حكم ہے جس نے خود تو حج نہيں كيا ليكن اپنے والدين كو حج كرايا ہو ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

جو حج كى استطاعت ركھتا ہو اور اس ميں حج كى شروط بھى پائى جائيں تو اس پر اسى برس حج كرنا فرض ہو جاتا ہے، اور والدين يا كسى اور كے حج كى بنا پر اپنے حج ميں تاخير كرنى جائز نہيں؛ كيونكہ علماء كرام كے صحيح قول كے مطابق حج فورى طور پر فرض ہوتا ہے، اور پھر فرض عين كو والدين كے ساتھ حسن سلوك سے مقدم كيا جائيگا.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اللہ تعالى كے ليے لوگوں پر بيت اللہ كا حج كرنا فرض ہے جو اس تك جانے كى استطاعت ركھتا ہو، اور جو كوئى كفر كرے تو اللہ سبحانہ و تعالى جہان والوں سے بےپرواہ ہے آل عمران (97).

اور اس ليے بھى كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مكہ جانے ميں جلدى كرو، كيونكہ تم ميں سے كسى كو بھى علم نہيں كہ اسے كيا بيمارى لاحق ہو جائے يا كيا ضرورت پيش آ جائے "

اسے ابو نعيم نے " الحلية " ميں اور بيہقى نے " شعب الايمان " ميں روايت كيا اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الجامع حديث نمبر (3990) ميں حسن قرار ديا ہے.

مزيد آپ سوال نمبر (41702) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

اس حالت ميں والدين كا حج تو صحيح ہوگا، ليكن اس بيٹے كو استطاعت كى موجودگى ميں حج جلد كرنا چاہيے.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

كيا انسان كے ليے خود حج پر جانے سے قبل اپنے والدين كو حج پر بھيجنا جائز ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" ہر آزاد عاقل و بالغ اور حج کی استطاعت رکھنے والے مسلمان پر زندگی میں ایك بار حج کرنا فرض ہے، اور کسی واجب کی ادائیگی میں والدین کی معاونت کرنا اور والدین سے حسن سلوك کرنا بقدر استطاعت مشروع ہے.

لیکن یہ ہے کہ اگر آپ اپنے والدین کے ساتھ حج نہیں کر سکتے تو پہلے آپ اپنا فرضی حج کریں، اور پھر والدین کے حج کرنے میں تعاون کریں، اور اگر آپ اپنے حج سے پہلے والدین کو حج کراتے ہیں تو ان کا حج صحیح ہوگا "

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 70).

واللہ اعلم .